

دیا ہے۔ حفا کا مطلب یہ بھی
 نہیں کہ ہمارا امتحان مقصود
 ہے، یعنی محبوب یہ بھی نہیں
 چاہتا کہ ہمارے عشق کے
 خلوص کی آزمائش کرے۔
 جب دونوں چیزیں ختم ہو
 گئیں، یعنی نہ ہم پر ترک و فنا
 کا گمان ہے اور نہ امتحان
 مقصود ہے تو ظاہر ہے کہ
 جو بھی حفا وہ کر رہا ہے وہ
 محض ایک چھیڑ ہے، ایک
 مجبورانہ ادا ہے اور یہ بھی
 منجملہ ان چیزوں کے ہے،
 جن پر ہم فریفتہ و فدا ہیں۔

۲۔ لغات -

پائے سخن در میاں نہیں؛
 بات کا پاؤں در میان نہیں
 یعنی بات کوئی نہیں کی، منہ
 سے کچھ نہیں کہا۔

تشریح: محبوب
 کے اس خاص لطف و نوازش
 کا شکر ادا کرنے کے لیے منہ

کھلا ہے اور اس سے الفاظ جاری ہو رہے ہیں

بوسہ نہیں، نہ دیکھیے، دشنام ہی سہی
 آخر زباں تو رکھتے ہو تم، گرد ہاں نہیں
 ہر چند جانگدازی قہر و عتاب ہے
 ہر چند لپٹ گری تاب و تواں نہیں
 جاں، مطرب ترانہ ھل من مزید ہے
 لب، پردہ سنج زمزمہ الاماں نہیں
 خنجر سے چیر سینہ، اگر دل نہ ہو دو نیم
 دل میں چھری چھو، مثرہ گر خوں چکاں نہیں
 ہے ننگ سینہ دل، اگر آتش کدہ نہ ہو
 ہے عارِ دل نفس، اگر آذر فشاں نہیں
 نقصان نہیں، جنوں میں، بلا سے ہو گھر خراب
 سو گزند میں کے بدلے، بیاباں گراں نہیں
 کہتے ہو: کیا لکھا ہے تری سر نوشت میں؟

گویا جبیں پہ سجدہ بُت کا نشان نہیں
 پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے کلام کی
 حوالہ: اگر مہربان ہوں